عصر حاضر میں اُمت مسلمہ کو درپیش مسائل اور ان کے حل لکھیں؟

آؤٹ لائن:

1: تعارف / پس منظر

2: عالمِ اسلام کے داخلی مسائل اور ان کا حل:

(i) امن عامہ کا مسئلہ

(ii) فرقہ بندی اور داخلی انتشار

(iii) تعلیمی پسماندگی

(iv) معاشی بدحالی اور سود کا نظام

(v) اسلامی قیادت کا بحران

(vi) لسانی اور علاقائی تعصب

3: اُمت مسلمہ کو درپیش خارجی مسائل اور ان کا حل:

(i) عالمی سطح پر مسلمانوں پر ظلم

(ii) مغربی تہذیب کی یلغار

(iii) اسلاموفوبیا اور میڈیا کا وار

4: حاصل کلام:

1- باب

1- تعارف

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی روحانی اور جسمانی ضروریات
پورا کرنے کے لیے انھیں بے پناہ انعامات اور
وسائل سے نوازا ہے۔ قرآن مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کی
شکل میں مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کیا جانا تھا
اور احادیث رسول ﷺ کی حفاظت صدور میں اُمت کو عطا
فرمایا۔ اس کے ساتھ مادی ضروریات پورا کی

کر دیا ہے بے شمار وسائل عطا فرمائے ہیں۔ اس وقت
دنیا کے نقشے پر تقریباً 57 کے قریب اسلامی ممالک ہیں۔
جن کی آبادی تقریباً سوا ارب ہے یعنی ہر پانچواں شخص
مسلمان ہے۔ مسلمان دنیا کے تمام براعظموں میں موجود
ہیں۔ مختلف اسلامی ریاستوں کے پاس مختلف وسائل
موجود ہیں۔ گیس کے ذخائر ایران، بنگلہ دیش، پاکستان
سعودی عرب، عراق، کویت، امارات اور سوڈان وغیرہ میں
پائے جاتے ہیں کوئلہ بھی موجود ہے ترکی، افغانستان
پاکستان، صومالیہ، نائجیریا اور کئی ممالک میں
مندرجہ بالا معدنیات کے علاوہ خام لوہا، سرمہ، جپسم
اور معدنیات کی شکل میں وسیع ذخائر مسلم ممالک میں
موجود ہیں

2۔ اُمت مسلمہ کو چند داخلی درپیش مسائل اور ان کا حل:

ان سب وسائل کے موجود اُمت مسلمہ موجودہ دور میں
بہت سے مسائل میں گھری ہوئی ہے اس کی سب سے بڑی
وجہ اندرونی مسائل ہیں جو آہستہ آہستہ مسلمانوں کو کھوکھلا
کر رہے ہیں۔ ان میں چند مسائل مندرجہ ذیل ہیں

(i) امن عامہ کا مسئلہ:

اس وقت پوری مسلم دنیا بالعموم اور پاکستان بالخصوص
امن عامہ کے مسئلہ سے دوچار ہے۔ قتل و غارت،
راہزنی، چوری، دہشت گردی جیسے بے شمار مسائل میں
روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اسلامی احکام کو امن و
امان کی بے نظیر مثال ہونا چاہئے مگر آج بد قسمتی
سے امتِ محمدیہ اور اسلام اس سنگین مسئلے سے دوچار

بقول اقبال کیا خوب منظر کشی کی ہے

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

حل:

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے امنِ عامہ کے قیام اور انسانی حقوق کے تحفظ کا ایک منشور پیش فرمایا۔

"تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن (یوم عرفہ) کی حرمت ہے۔" (صحیح بخاری)

بانیٔ پاکستان قائداعظم نے بھی زور دیا تھا کہ حکومت کا پہلا فرض امن و امان برقرار رکھنا ہے تاکہ ریاست اپنے شہریوں کی جان، مال اور مذہبی عقائد کا مکمل تحفظ کر سکے۔

(۱۱) فرقہ بندی اور داخلی انتشار:

آج امتِ مسلمہ اندرونی انتشار کا شکار ہے۔ مختلف فرقوں میں بٹ چکی ہے۔ دنیا بھر میں مسلمان مختلف گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اس انتشار سے بیرونی طاقتوں نے سب سے زیادہ فائدہ اٹھایا ہے۔ جب ایک پر ظلم ہو رہا ہوتا ہے دوسری ریاست خاموش ہوتی ہے۔ دورِ حاضر میں مختلف اسلامی ریاستوں میں مذہبی انتہا پسند لوگ اپنے ہی لوگوں پر ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں۔ ایک بلاک دوسرے بلاک کو مسلمان ماننے کو تیار نہیں۔

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

سے بتانِ رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

Date ....
S M T W TH F S

(5)

حل:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔

شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے بھی امت کو ایک فرد کی مانند رہنے کا حکم دیا ہے اور آج اس اتفاق کی اشد ضرورت ہے کیونکہ تنہا کوئی بھی قوم ترقی نہیں کر سکتی بلکہ انتشار کا شکار ہو جاتی ہے۔

سے فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

3- تعلیمی پسماندگی:

دینِ اسلام میں تعلیم کا دائرہ بہت وسیع ہے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی دونوں تعلیم معاشرے کی ترقی اور بقا کے ضروری ہے۔ آج مسلمان ٹیکنالوجی کے میدان میں بہت پیچھے ہے۔ اس کے برعکس مغرب نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اپنا سکہ بٹھایا ہے۔ اور مسلمان قدم قدم پر دوسرے ممالک کا محتاج ہے جس کی وجہ سے غیر مسلم ممالک مسلمانوں کو دبا رہے ہیں۔

حل:

آپ ﷺ نے بدر کے قیدیوں کو کہا کہ وہ مسلمانوں کو پڑھا دے جہاں تک دینی تعلیم کی بات ہے تو وہ مسلمان آپ ﷺ سے سیکھ لیتے مگر آپ ﷺ نے دنیاوی تعلیم کے حصول کی خاطر ان قیدیوں کو یہ فرمایا۔ اس کے ساتھ ساتھ بچوں کی تعلیم بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ یہی آگے چل کر

کہ شاید تعلیم صرف مردوں کا حق ہے جبکہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"علم کی طلب ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

۷۔ معاشی بدحالی اور سود کا نظام:

دوسرے دورِ حاضر میں اسلامی ریاستوں نے غیر مسلم کا شعار اپنا لیا ہے۔ جس سے مختلف مسائل جنم لے رہے ہیں۔ آج زکوۃ و عشر کا نظام ختم کر کے ہر جگہ سود کا نظام قائم ہے جس سے مال و دولت میں برکت ختم ہو گئی ہے۔ اور امتِ مسلمہ معاشی بدحالی اور غربت کا شکار ہے اسکی وجہ سے اور بہت سے مسائل جنم لے رہے ہیں۔ لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں۔ اور اخلاق سے گری ہوئی سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ اتنی کثیر مقدار میں وسائل ہونے کے باوجود مسلم ریاستوں میں غربت اور بے روزگاری بڑھ چکی ہے۔ اسکی سب سے بڑی وجہ اسلامی نظام سے دوری اور مغربی معاشی نظام کو اپنانا ہے۔

حل:

قائداعظمؒ: یکم جولائی ۱۹۴۸ء کو سٹیٹ بنک کا افتتاح کرتے ہوئے کہا مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کیے ہیں اور بہت سے لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک معاشی نظام قائم کرنا ہے جو صحیح معنوں میں اسلامی اصولوں کے مطابق کام کر سکے۔

لوزنے میں یورو کرنسی جو یورپین ممالک کو ایک کرنے کا

... مسلم ہے حقیقت تری

۷- اسلامی قیادت کا بحران:

آج اُمتِ مسلمہ میں ایسے لیڈر کی ضرورت (کمی) ہے جو اسلامی طاقتوں کو ایک مرکز پر اکٹھا کر سکے۔ پہلی جنگ عظیم میں ترکی خلافت کے ٹکڑے ہونے کے بعد کوئی خلیفہ نہیں بن سکا جس کی وجہ سے ہر مسلم ریاست نے اپنا الگ نظام بنایا ہوا ہے اور نہ ہی آج وہ مخلص قوم ہے جس میں خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق جیسے لیڈر موجود تھے جب ملت اسلامی 22½ لاکھ مربع میل پر حکمرانی کرتی تھی۔

نہ وہ حسن میں رہی شوخیاں نہ وہ عشق میں رہی گرمیاں
نہ وہ غزنوی کی تڑپ رہی نہ وہ خم ہے زلفِ ایاز میں

حل: جب نااہل لوگوں کو ذمہ داریاں دی جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔ (صحیح بخاری)

اسلامی ریاست کا کام کرنے کیلئے نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی بلکہ انفرادی طور پر بھی ہر ایک شخص ذمہ دار ہے اور اس سے اپنی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہر ایک خاندان کا ایک سربراہ ہوتا ہے جو اسکی ضروریات کا ضامن ہوتا ہے۔ اسطرح اگر ہر ایک شخص اپنی ذمہ داری سنبھالے تو وہ دن دور نہیں کہ ہر اسلامی ریاست میں دین اسلام کے مطابق عمل کرنے والا لیڈر پیدا ہوگا۔

۸- لسانی اور علاقائی تعصب:

موجودہ دور کے مسائل میں سے ایک مسئلہ لسانی اور علاقائی تعصب ہے۔ اس کا مطلب کسی بھی اسلامی ریاست کو اس

وجہ سے کم تر سمجھنا کہ اسکی زبان یا علاقہ ہمارے علاقے سے مختلف ہے۔ پیر اسلامی ریاست جو جغرافیائی لحاظ سے کسی نہ کسی طرح آ گئے ہیں۔ لیکن دورِ حاضر کے مسلمانوں میں رنگ، نسل، زبان اور علاقائی تعصب عام ہے جس کی وجہ سے مسلمان ایک دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں

حل:

آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل ہے سوائے تقویٰ اور پرہیزگاری کے۔"

3- امتِ مسلمہ کو درپیش خارجی مسائل:

(1)۔ عالمی سطح پر مسلمانوں پر ظلم:

آج عالمی سطح پر جتنی بھی غیر مسلم ریاستیں ہیں اگر کسی ایک پر کوئی یلغار ہو تو سب مل کر جواب دیتے ہیں۔ اسکے برعکس امتِ مسلمہ جن کا مقصد ایک، معشوق ایک، اللہ ایک، قرآن مجید ایک، مگر وہ بکھری ہوئی اور دوسری ریاستوں کے دباؤ میں ہے۔ مسئلہ کشمیر ہو یا فلسطین، شام کے مسلمانوں پر ظلم ہو، بنگلہ دیش کے مسلمانوں پر یا ایران پر یلغار ہو یا افغانستان پر کسی بھی اسلامی ریاست پر ہو۔ مسلمان آج مجبور ہیں۔ آئے دن ظلم و ستم کی نئی نئی داستانیں ہیں۔ فلسطین کے مسلمان اور کشمیر کے مجاہد پر ہوں۔ یہ ظلم برداشت کر رہے ہیں مگر کسی اسلامی ریاست کو پرواہ نہیں۔ وہ مسلمان دکھی ہیں۔ خدا نے غیرتیں اٹھا لیں۔ حکمران اپنا مال و دولت ہے مگر ہم پھر بھی لیگ عالمی اقوامِ متحدہ کی طرف دیکھتے ہیں

جو کہ مغرب اور کفر غیر مسلم ریاستوں کے حقوق کی بات کرتا ہے۔

حل:

دنیا میں آج 57 کے قریب اسلامی ممالک موجود ہیں۔ 1967 میں ایک تنظیم بھی بنی تھی مسجد اقصیٰ کیلئے آواز اٹھانے مگر آج تک وہ تنظیم کسی طرح کام نہیں کر رہی۔ ہر ایک کفر اور بد قسمتی سے اسلامی تعاون کی تنظیم (OIC) پائی جاتی ہے باوجود ہیں مسلم ریاستیں فلسطین کیلئے اکٹھی نہیں ہو سکی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اگر جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہو تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔
(صحیح مسلم)

iii۔ مغربی تہذیب کی یلغار:

مغرب اپنی تہذیب و ثقافت کو باقی دنیا پر بالعموم اور مسلمانوں پر بالخصوص نافذ کرنے کا خواہشمند ہے۔ دنیا میں یہی نظام رائج ہے کہ جو قوم زیادہ ترقی کرے اور معاشی لحاظ سے طاقتور ہو لوگ اسی کو اپنا لیتے ہیں۔ مغربی ریاستیں چونکہ معاشی لحاظ سے طاقتور ہیں تو انھی ریاستوں کی تہذیب کا بول بالا ہے۔ مسلمان آج اپنی تہذیب کھو رہے جو انھیں وراثت میں ملی تھی۔ مسلمانوں کی ثقافت، تہذیب، تمدن اور رہن سہن ایک وقت مثالی تھا۔ آج ایک بچے کے پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک ہماری ہر رسم میں مغرب کی جھلک نظر آ رہی ہے۔

حل:

اس امر میں ضرورت اس بات کی ہے کہ سب سے پہلے اسلامی ریاستوں کو خود کو مضبوط بنانا چاہیے چاہے وہ معاشی لحاظ سے ہو یا سیاسی لحاظ سے۔ معاشی لحاظ سے برآمدات میں اضافہ کرنا چاہیے اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں سبقت لینی چاہیے تاکہ ورلڈ بینک اور IMF پر کم سے کم انحصار ہو۔ مزید برآں یہ کہ اپنی تہذیب اور ثقافت کو اجاگر کرنا چاہیے تاکہ امت مسلمہ کی ایک الگ پہچان ہو۔ علامہ اقبال اسے یوں دیکھتے ہیں:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

iii) اسلاموفوبیا اور میڈیا کا کردار:

موجودہ دور میں اسلاموفوبیا (اسلام سے بلاوجہ ڈر یا نفرت) ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔ جس سے میڈیا، خاص طور پر مغربی میڈیا، منفی کردار ادا کر رہا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک منظم مہم چلائی جا رہی ہے۔ مغربی میڈیا اور فلم انڈسٹری (ہالی ووڈ) اکثر اسلام کو دہشت گردی اور انتہا پسندی سے جوڑ کر پیش کرتی ہے۔ میڈیا مسلمانوں کو ایک خطرے کے طور پر پیش کرتی ہے۔ جب کوئی مسلمان اپنی حفاظت کی خاطر حملہ کرے تو اسے دہشتگرد جبکہ اس کے برعکس مغربی ریاستوں کو ان کا حق قرار دیا جاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال فلسطین پر ظلم و ستم ہے۔ جس میں یہودی اپنا مذہبی

فرض سمجھتے ہیں۔ میڈیا میں اسلاموفوبیا کی وجہ سے مسلمانوں
کو مغربی معاشروں میں امتیازی سلوک، سماجی بائیکاٹ
اور تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ روز بروز مہاجر اور مسلمانوں
کے خلاف بڑھتے ہوئے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ مسلم
خواتین کو حجاب یا لباس کی وجہ سے نشانہ بنایا جا رہا
ہے۔

حل:

اس ضمن میں سب سے پہلے انفرادی طور پر ہر ریاست
کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور اجتماعی طور پر (OIC)
کی صورت میں عالمی سطح پر آواز اٹھانی چاہیے۔
کیونکہ میڈیا کا کام امن قائم کرنا نا کہ نفرت انگیز مواد
کا پھیلاؤ ہے۔

حاصل کلام:

امت مسلمہ کے داخلی اور خارجی مسائل ایک
دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ داخلی اصلاح کے
بغیر خارجی مسائل کا حل ممکن نہیں۔ قرآن و سنت
ایک جامع رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ مگر اس پر عمل کے
لیے اجتماعی شعور، مخلص قیادت اور جہد مسلسل
کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا اس قوم کی حالت نہیں بدلتا
ہے جو خود اپنی حالت بدلنے کی کوشش نہیں کرتا ہے۔
اقبال اس بات کی عکاسی اپنی شاعری میں کچھ
یوں کرتے ہیں۔

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے